

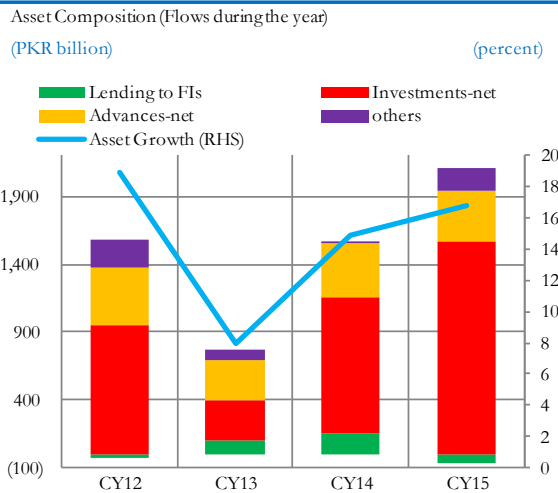
2015ء میں نجی شعبے کے قرضوں کی طلب بڑھتی رہی ہے لیکن اس میں اضافہ اتنی تیزی سے نہیں ہوا ہے جتنی کہ بہ وزن اوسط شرح قرض گاری میں کمی آئی ہے۔ خطرہ قرض سے پاک ہونے کی وجہ سے حکومتی تمسکات، بینکاری فنڈز کو متوجہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں جس کے نتیجے میں سرمایہ کاری و امانتوں کا تناسب مزید بڑھ گیا ہے۔ امانتوں میں اضافہ اثاثوں کی اعانت کے لیے ناکافی رہا ہے جس کی وجہ سے اسٹیٹ بینک سے ریپو قرض گیری خاصی بڑھ گئی ہے۔ مثبت اقتصادی منظر نامے، پاک چین اقتصادی راہداری کے تحت متوقع پیش رفت اور کچھ عالمی معاشی بحالی کے باعث توقع ہے کہ قلیل تا وسط مدت کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کی طلب میں تیزی آئے گی۔

نفع یابی، سرمائے کی قلت کا شکار بعض بینکوں کی جانب سے نئے سرمائے کے ادخال اور دستیاب برائے فروخت کے زمرے میں رکھے گئے تمسکات کی باز قدر پیمائی کے فاضل کی بدولت بینکاری شعبے کی ایکویٹی میں متعادل اضافہ ہوا ہے۔

قرضوں و امانتوں کا تناسب مسلسل کم ہو رہا ہے۔۔۔

قرضوں و امانتوں کا تناسب مالکاری ضروریات پوری کرنے میں استعمال ہونے والی امانتوں کے تناسب کو ظاہر کرتا ہے اور مالی وساطت کی شدت جانچنے کا ایک اہم پیمانہ سمجھا جاتا ہے۔<sup>29</sup>

شکل 1.1: سرمایہ کارپوں کے ذریعے اثاثوں میں نمو



Source: FSD, SBP

<sup>29</sup> قرضوں و امانتوں کے تناسب کی بہت بلند سطح سے سیالیت کی عدم مطابقت (ساختی و گردش دونوں) کی نشاندہی ہو سکتی ہے؛ جبکہ قرضوں و امانتوں کا انتہائی پست تناسب مالی وساطت کے عمل میں سمجھوتے کی نشاندہی کر سکتا ہے۔

نجی شعبے کے قرضے کی طلب جو کچھ انجامد کے بعد 2013ء میں بڑھنا شروع ہوئی تھی اس میں 2015ء کے دوران نمو جاری رہی ہے۔ مثبت اقتصادی پیش رفت اور بعض ساختی مسائل میں بہتری کی بدولت مجموعی خام قرضوں میں ہونے والی 8.1 فیصد نمو میں اہم حصہ نجی شعبے کے قرضوں کا ہے۔<sup>25</sup> اس سے قطع نظر اپنی مالیاتی ضروریات<sup>26</sup> کو پورا کرنے اور اپنے قرضوں کی مرکزی بینک سے کمرشل بینکوں کو منتقلی کے باعث حکومت بینکاری فنڈز کا سب سے بڑا استعمال کنندہ رہی<sup>27</sup> جس سے حکومتی تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری 31.7 فیصد بڑھ گئی (شکل 1.1)۔ نتیجتاً، 2015ء کے دوران اثاثوں کی مجموعی بنیاد میں 16.8 فیصد نمو (جو 2014ء میں 14.9 فیصد تھی) دیکھنے میں آئی ہے۔

فنڈنگ کے لحاظ سے 12.6 فیصد نمو<sup>28</sup> کے ساتھ امانتوں کو بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے جس کے بعد مالی قرض گیری کی قابل ذکر اعانت کا نمبر آتا ہے (بیشتر اسٹیٹ بینک کی ریپو سہولت سے) (شکل 1.2)۔ بلند

<sup>25</sup> جیسے امن و امان کی صورت حال میں بہتری، توانائی کی قلت میں کمی، کاروبار کرنے کی لاگت کا کم ہونا وغیرہ۔

<sup>26</sup> گڈ شیڈ برسوں م س 11ء تا م س 13ء (اوسطاً 7.2 فیصد) کے مقابلے میں م س 15ء (جی ڈی پی کا 5.3 فیصد) اور م س 14ء (5.5 فیصد) کے دوران مالیاتی خسارے میں کمی آئی ہے۔

<sup>27</sup> آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) پروگرام کے مقداری کارکردگی کے معیار (کیو پی سی) کے تحت حکومت کی اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کی حدود مقرر ہیں۔ تفصیلات کے لیے دیکھیں:

<http://www.finance.gov.pk/mefp/eff.pdf>

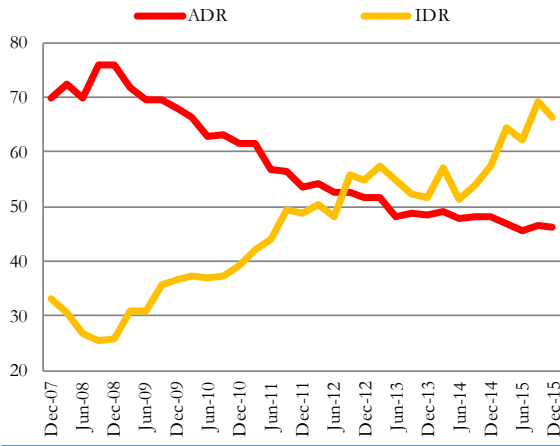
<sup>28</sup> یہ نمو 2014ء (11 فیصد) کے مقابلے میں بلند لیکن 2008ء تا 2015ء کی اوسط نمو (13.2 فیصد) سے کم تھی۔

بینکوں کی ریاستی تمسکات میں سرمایہ کاری کے لحاظ سے بلکہ پبلک سیکٹر انٹرپرائزز کو قرض گاری کے ذریعے بھی اضافہ ہوتا رہا ہے۔

ملکی نوعیت کا ہونے کی وجہ سے اگرچہ حکومتی قرضوں میں بینکاری شعبے کے اکتشاف پر کوئی خطرہ قرض نہیں ہے تاہم اس میں کچھ داخلی مسائل موجود ہیں۔ ریاستی تمسکات (خصوصاً طویل مدتی عرصیت کے) کی تحویل نے بینکوں کو خطرہ منڈی سے دوچار کر دیا ہے۔ سرکاری شعبے کو جارحانہ فنڈنگ مختصر مدت میں سیالیت کی قلت بھی پیدا کر سکتی ہے۔ مزید برآں، بینکاری رقوم پر مالیاتی انحصار میں کمی کی صورت میں بھاری سرمایہ کاری جزدان کو مناسب انداز میں خالی کرنا ایک اور اہم مسئلہ بن سکتا ہے۔ جاری ہونے والے فنڈز کو ایسے متبادل شعبوں میں استعمال کرنا بینکوں کے لیے دشوار ہو گا جن سے انہیں اپنے خطرے کی حد میں

شکل 1.3: قرضوں و امانتوں کے تناسب میں 2008ء سے کمی کا رجحان

Shift in Asset Mix  
(Percent Share)



Source: FSD, SBP

رہتے ہوئے اچھی آمدنی حاصل ہو سکے۔

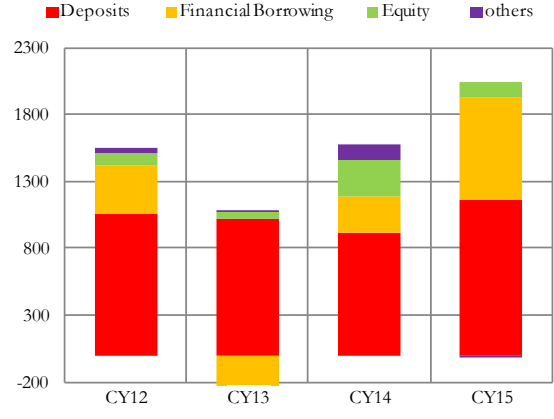
نجی شعبے کے قرضوں میں بحالی کے کچھ آثار نمایاں ہیں۔۔۔

نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں اضافہ 2013ء سے ہونا شروع ہوا جس کی وجوہات میں معاشی صورت حال میں بہتری، توانائی کی رسد اور

شکل 1.2: امانتوں کی بنیادی اہمیت، قرض گیری نے بھی حصہ ڈالا

Liabilities Composition (Flows during the year)

(PKR billion)



Source: FSD, SBP

بینکاری نظام کے قرضوں و امانتوں کے تناسب میں طویل عرصہ سے توازن کی آرہی ہے اور آخر دسمبر 2015ء میں یہ 46.4 فیصد پر آگیا جبکہ آخر دسمبر 2008ء میں 75.9 فیصد اور آخر دسمبر 2013ء تک 48.6 فیصد تھا (شکل 1.3)۔ اس کی اہم وجہ امانتوں کے مقابلے میں قرضوں<sup>30</sup> کے جزدان میں سست نمو ہے جس میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا: ساختی رکاوٹیں (جیسے بجلی کی قلت، سلامتی کے خدشات وغیرہ) اور عالمی معاشی سست رفتاری کے باعث برآمدات کی کمزور کارکردگی۔ ٹیکسٹائل جیسے بعض اہم شعبوں میں بڑھتے ہوئے خطرہ قرض اور غیر فعال قرضوں کی بازیابی کے لیے طویل عدالتی کارروائی بھی بینکوں کو نجی شعبے میں قرضے دینے کے معاملے میں محتاط رویہ اختیار کرنے کا باعث بنی ہے۔

اس کے برعکس امانتوں کی بنیاد بتدریج بڑھ رہی ہے جس سے قرضوں و امانتوں کا تناسب مزید کم ہو گیا۔

اس مدت میں حکومت کے لیے بیرونی فنڈنگ کی محدود دستیابی کے باعث مالیاتی ضروریات نے سرکاری شعبے کو بینکوں کے فنڈز کا بڑا استعمال کنندہ بنا دیا ہے۔ سرکاری شعبے کے قرضوں کے اکتشاف میں نہ صرف

<sup>30</sup> قرضوں کی اوسط سالانہ نمو 2008ء تا 2015ء (7 برسوں) کے دوران 7.7 فیصد تھی جبکہ اسی مدت کے دوران امانتوں میں اوسط سالانہ نمو 13.2 فیصد رہی۔

### جدول 1.1

قرضوں کا مجموعی بہاؤ شعبہ دار (سرکاری و نجی)

	2013ء	2014ء	2015ء
ارب روپے			
زرعی کاروبار	(14.0)	53.5	80.0
توانائی کی پیداوار / ترسیل	0.3	128.2	60.2
کیمیکلز / ادویات	0.2	40.1	33.2
مالیات	39.3	4.2	22.9
انفرادی	49.9	49.7	21.8
برقی آلات	1.9	7.0	15.3
سینٹ	(3.7)	(9.0)	12.0
شکر	14.7	18.1	6.3
جوتے اور چڑا ملبوسات	2.9	(3.6)	2.3
تیسہ	0.0	0.3	(0.3)
گاڑیاں / ذرائع نقل و حمل	4.5	11.5	(19.0)
ٹیکسٹائل	79.5	13.6	(30.5)
دیگر	133.8	110.8	196.0
مجموعہ	309.2	424.5	400.2

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

ثابت پیش رفت یہ ہے کہ قرضوں کی تقسیم وسیع البنیاد رہی اور بعض شعبوں نے ان سے استفادہ کیا جس میں زرعی کاروبار<sup>32</sup>، توانائی کی پیداوار و ترسیل، کیمیکلز و دوا سازی اور مالی شعبے شامل ہیں (جدول 1.1)۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ وزارت کامرس، حکومت پاکستان کی جانب سے تذبذباتی تجارتی پالیسی فریم ورک (2015ء تا 2018ء) کا اعلان کیا گیا ہے جس کا مقصد مسابقت، معیارات، مقامی مصنوعات کی منڈی تک رسائی وغیرہ جیسے اہم مسائل کو حل کرنا ہے۔ اگر اس پالیسی کو کامیابی سے نافذ کر دیا گیا تو امکان ہے کہ ٹیکسٹائل کے شعبے سمیت برآمدات میں اضافہ ہو گا جس سے قرضوں کی طلب پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔

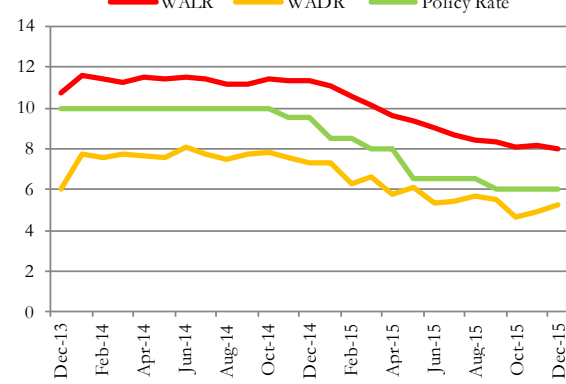
اگرچہ قرضوں میں حالیہ نمو ایک مثبت علامت ہے لیکن پالیسی ریٹ اور بہ وزن اوسط شرح ہائے سود میں حالیہ نمایاں کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس اضافے کو ابھی مزید بلند سطح پر پہنچانا ہے (شکل 1.4)۔<sup>33</sup>

ترسیلی میکانیت کے عمل میں تاخیر کے علاوہ اس میں جزوی مزاحمت ملکی طلب (حقیقی جی ڈی پی کی پست نمو) میں توقع سے کم اضافے، ابھی تک

### شکل 1.4: اسٹیٹ بینک پالیسی ریٹ کے رد عمل میں قرض گاری شرحوں میں کمی

Movement of Lending, Deposit & Policy Rates

(Percentage)



Source: S&DWHID, SBP

<sup>32</sup> اس مدت میں زرعی کاروبار کے قرضوں میں جزوی اضافے کا سبب اسلامی بینکوں کی رپورٹنگ کے طریقہ کار میں تبدیلی تھی۔

<sup>33</sup> 2015ء کے دوران نئی قرض گیری پر بہ وزن اوسط شرح قرض گاری 329 بی پی ایس کی کے بعد دسمبر 2015ء میں 8.0 فیصد پر آگئی (<http://www.sbp.org.pk/ecodata/sir.pdf>)۔

امن و امان کی بہتر صورت حال، اور ملکی و بیرونی سرمایہ کاروں دونوں کے مثبت احساسات شامل ہیں۔<sup>31</sup>

2015ء کے دوران خام قرضوں کی نمو (8.1 فیصد) اگرچہ گزشتہ برس ہونے والی 9.4 فیصد سے کم لیکن 2010ء تا 2013ء کے دوران ہونے والی اوسط نمو (6.2 فیصد) سے بلند ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بینکاری شعبے کے قرضوں کے سب سے بڑے استعمال کنندہ ٹیکسٹائل شعبے کے واجب الادا قرضوں کے باوجود 2015ء میں معقول نمو ہوئی۔ چین اور یورو زون میں کمزور بیرونی طلب، ٹیکسٹائل شعبے میں جاری ساختی مسائل اور اجناس کی کم قیمتیں ٹیکسٹائل شعبے کے قرضوں میں کمی کا سبب بن رہی ہیں (برائے مہربانی دیکھیے باب 2 کا باکس 2.1)۔

<sup>31</sup> بیرونی سطح پر: (i) موڈیز نے بیرونی کرنسی بانڈ میں پاکستان کی درجہ بندی بہتر کر دی جبکہ اسٹینڈرڈ اینڈ پورز نے امکانات کو بہتر بناتے ہوئے اسے مستحکم سے مثبت کر دیا، (ii) اور سیز انویسٹرز چیئیر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی جانب سے 2015ء میں کیے گئے کاروباری اعتماد کے سروے کاروباری اعتماد میں خاصی بہتری کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ملکی لحاظ سے: (iii) اسٹیٹ بینک کا اعتماد صارف سروے 2015ء کے دوران صاف اعتماد کے اشاریے میں مسلسل اضافے کو ظاہر کر رہا ہے۔

بلند حقیقی شرح ہائے سود (پست گرانہی کے باعث) اور ملکی و بیرونی محاذوں پر دشواریوں سے ہو سکتی ہے۔

جاری سرمائے کے قرضوں میں تبدیلی نہیں ہوئی جبکہ معین سرمایہ کاری قرضوں میں اضافہ ہوا۔۔۔

ملکی قرضوں کی آمد و رفت کی جزوار معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ نجی شعبے کے تقریباً 75 فیصد حصے میں سے بیشتر کارپوریٹ شعبے کے قرضوں پر مشتمل ہے (جدول 1.2)۔ جاری سرمائے کی مالکاری میں پبلک سیکٹر انٹرپرائزز (پی ایس ایز) کی جانب سے قرضوں کی واپسی نے نجی شعبے

جدول 1.2

2015ء کے دوران ملکی قرضوں کا زمرہ وار ہیکل

نمی شعبہ	سرکاری شعبہ	ارپ روپے
کارپوریٹ شعبہ	23.6	205.2
معین سرمایہ کاری	108.8	177.8
جاری سرمایہ	(116.6)	113.9
تجارتی مالکاری	31.4	(86.5)
ایس ایم ای	17.2	
معین سرمایہ کاری	33.5	
جاری سرمایہ	(6.8)	
تجارتی مالکاری	(9.5)	
زراعت	26.5	
صارتی مالکاری:	43.0	
کریڈٹ کارڈ	1.9	
گازیوں کے قرضے	24.2	
پائیدار صارتی اشیا	(0.0)	
رہن قرضے	3.4	
دیگر ذاتی قرضے	13.6	
اجناسی مالکاری	68.1	(22.5)
اسٹاف کے قرضے	9.9	
مکاناتی مالکاری	7.8	
ماسوامکاناتی مالکاری	2.1	
دیگر	(1.7)	
مجموعہ	91.7	277.6

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

میں ہونے والی 13 فیصد نمو کا اثر ختم کر دیا جس کے نتیجے میں جاری سرمائے کے قرضوں میں مجموعی طور پر 0.7 فیصد کمی واقع ہوئی۔ گزشتہ دو برسوں کے دوران جاری سرمائے کی طلب میں اوسطاً 1.0 فیصد کمی ہوئی جو 2010ء تا 2013ء کے دوران ہونے والی 12 فیصد اوسط سالانہ نمو کے برعکس ہے۔ اس کمی کا سبب طلب کے اثرات ہیں جیسے برآمدات میں کمی اور اجناس کی پست قیمتوں، خصوصاً تیل، کے باعث اشیا سازی کے عمل میں بطور خام مال استعمال ہونے والی اشیا کی قیمتوں میں کمی ہو سکتا ہے۔<sup>34</sup>

گزشتہ دو برسوں کے دوران معین سرمایہ کاری جز (طویل مدتی) کے نجی شعبے کے قرضوں میں اضافہ<sup>35</sup> ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے۔ اس طویل مدتی مالکاری (ایک سال سے زائد) کے بڑے استعمال کنندگان میں ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات، کیمیکل و کیمیکل مصنوعات، غیر دھاتی معدنی مصنوعات، تعمیرات، ٹیکسٹائل، اور توانائی کے شعبے شامل ہیں۔<sup>36</sup> موجودہ اقتصادی حالات [پست شرح ہائے سود،<sup>37</sup> مستحکم شرح مبادلہ اور اجناس (بشمول دھات و مشینری) کی پست قیمتوں] نے فرموں کو اپنی پیداواری گنجائش میں توسیع کرنے کے وافر مواقع فراہم کیے ہیں جس سے یقیناً مستقبل کی متوقع صنعتی نمو کی نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس اضافے سے خام معین تشکیل سرمایہ اور جی ڈی پی کے تناسب کو مستحکم رکھنے میں مدد ملی ہے (شکل 1.5)۔

پست شرح سود کے ماحول میں صارفی مالکاری کی رفتار بڑھی ہے۔۔۔

<sup>34</sup> تھوک اشاریہ قیمت پورے 2015ء کے دوران سال بسال بنیادوں پر قیمتوں کی ارزانی اور 2014ء تا 2015ء کے دوران اوسطاً 1.1 فیصد گرانی کو ظاہر کر رہا ہے جبکہ 2010ء تا 2013ء کے دوران (4 برسوں) اوسط گرانی 13.2 فیصد رہی تھی۔

<sup>35</sup> 2015ء اور 2014ء کے دوران معین سرمایہ کاری میں بالترتیب 19.6 فیصد اور 15.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں 2010ء تا 2013ء کے دوران (4 برسوں) صرف 3.5 فیصد کمی اوسط نمو ہوئی تھی۔

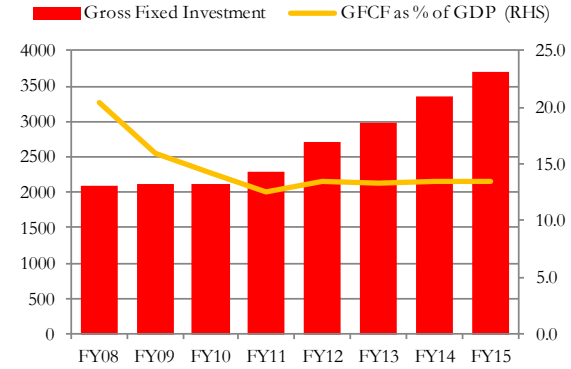
<sup>36</sup> ماخذ: <http://www.sbp.org.pk/ecodata/By-type-of-finance.pdf>

<sup>37</sup> پیداواری گنجائش بڑھانے کے لیے عام طور پر طویل مدت کے میگا پروجیکٹس درکار ہوتے ہیں جن پر بھاری لاگت آتی ہے۔ ایسے منصوبوں کے لیے رواں شروحوں پر بینکوں کی مالکاری (عام طور پر کنسورشیئم مالکاری) کی ضرورت ہوتی ہے۔ پست شرح ہائے سود سے آئندہ چند برسوں کے دوران فرموں کے لیے لاگت میں خاصی بچت کرنا ممکن ہو سکتا ہے۔

2003ء تا 2007ء<sup>38</sup> میں بلند نمو کی راہ پر گامزن رہنے کے بعد

### شکل 1.5: نام معین سرمایہ، جی ڈی پی کی نسبت سے مستحکم رہا ہے

Gross Fixed Capital Formation  
(PKR billion) (percent)

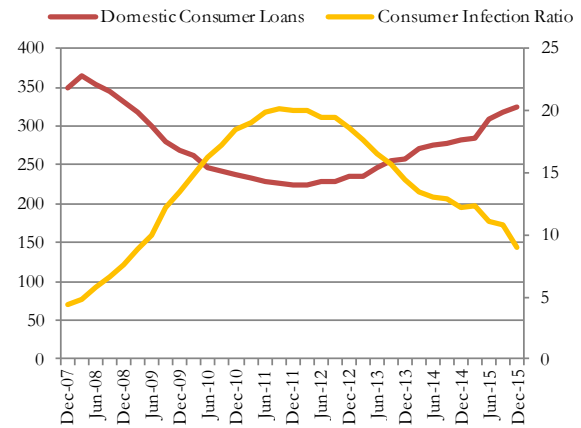


Source: Statistical Bulletin March 2016, S&D-WHD, SBP  
Note: FY here means Fiscal Year

2008ء تا 2012ء کے دوران<sup>39</sup> انفیکشن کے تناسب میں اضافے کے ساتھ صارفی مالکاری میں نمایاں ست روی دیکھنے میں آئی ہے (شکل

### شکل 1.6: غیر فعال قرضوں میں کمی کے ساتھ صارفی مالکاری میں نمو ہوتی ہے

Annual Flow of CF and NPL Ratio  
(PKR billion) (percent)



Source: FSD, SBP

1.6) صارفی مالکاری میں کمی مجموعی اقتصادی ست رفتاری کے ساتھ ساتھ نئی شعبے کے قرضوں میں ہونے والی معمولی نمو سے ہم آہنگ تھی۔ تاہم، گزشتہ دو برسوں کے دوران صارفی مالکاری کی رفتار میں دوبارہ اضافہ شروع ہو گیا ہے (2015ء میں 15.3 فیصد اور 2014ء میں 9.2 فیصد نمو دیکھی گئی)۔

صارفی مالکاری کے تفصیلی اعداد و شمار سے کار مالکاری، ذاتی قرضوں اور کسی حد تک رہن مالکاری کے حصے کا پتہ چلتا ہے۔ کار مالکاری کی طلب میں گزشتہ تین برسوں کے دوران تیزی (2015ء میں 34 فیصد اور 2013ء تا 2015ء کے دوران 28 فیصد کی 3 سالہ اوسط) سے اضافہ ہوا ہے۔ اس جز میں اضافے کا اہم سبب گاڑیوں کی حکومتی اسکیموں کے علاوہ گرتی ہوئی شرح سود ہے کیونکہ پیشتر بینکوں نے کار مالکاری کو کابور سے رواں بنیادوں پر منسلک کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کار سازی میں بلند نمو رسد کے حصے کو ظاہر کرتی ہے۔<sup>40</sup>

حال ہی میں اعلان کردہ کار پالیسی کے باعث توقع ہے کہ نئے کار سازوں کی آمد سے منڈی میں مسابقت بڑھے گی۔ کم قیمتوں اور انتخاب کے بہتر مواقع کے باعث کاروں کی طلب میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے جس سے آئندہ برسوں میں کار مالکاری بڑھے گی۔

دیگر اجزا میں ذاتی قرضوں، جو پیشتر معین شرح پر مہیا کیے جاتے ہیں، میں ہونے والی نمو میں صنعت سے وابستہ ایک بڑے فریق نے اہم کردار ادا کیا ہے۔<sup>41</sup> زیر جائزہ سال میں رہن مالکاری میں معمولی اضافے کا سبب تعمیراتی صنعت میں حالیہ تیزی ہے۔

### ایس ایم ای مالکاری میں معتدل نمو ہوئی ہے۔۔۔

چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (ایس ایم ای) کی مالکاری میں 2008ء تا 2012ء کے دوران مسلسل کمی ہوتی رہی جبکہ بعد میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران ایس ایم ای شعبے

<sup>40</sup> 2015ء کے دوران پاکستان میں کاروں کی پیداوار میں تقریباً 44 فیصد نمو ہوئی (ماخذ:

[http://www.pama.org.pk/statistical-information/sales-](http://www.pama.org.pk/statistical-information/sales-production/monthly-sales-production)

[production/monthly-sales-production](http://www.pama.org.pk/statistical-information/sales-production/monthly-sales-production))

<sup>41</sup> ذاتی قرض کی مالکاری خاصی مرتکز ہے کیونکہ اس کی تقریباً 93 فیصد مالکاری صرف 3 بینکوں کی جانب سے فراہم کی جارہی ہے۔

<sup>38</sup> سیالیت کی آمد، پست شرح سود، بینکوں کی جانب سے اپنے قرض گاری جزدان کو متنوع بنانے کی خواہش، اور عوام کی بھرپور طلب سے اس وقت صارفی مالکاری کو بڑھانے میں مدد ملی تھی۔

<sup>39</sup> دسمبر 2007ء میں 371 ارب روپے کی بلند سطح پر پہنچنے کے بعد صارفی مالکاری 31 دسمبر 2011ء تک 40 فیصد کمی کے بعد 224 ارب روپے ہو گئی تھی۔

کرنا پڑے۔<sup>44</sup> ان قرضوں کے دوبارہ جمع ہونے سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ واجب الادا اجناسی مالکاری کی مقررہ چکر میں بروقت واپسی کا ایک طریقہ کار وضع کیا جائے۔

#### قرضوں کا مجموعی بہاؤ خاصا متنوع ہے۔۔۔

بینک کے حجم کے لحاظ سے<sup>45</sup> تجزیہ کیا جائے تو 2015ء کے دوران قرض گاری صرف چند بڑے بینکوں تک ہی محدود نہیں رہی ہے بلکہ یہ خاصی وسیع البنیاد ہے۔ سال کے دوران قرضوں کے بہاؤ میں کوارٹائل 4 (بڑے بینک) کے مقابلے میں کوارٹائل 3 کے بینکوں (درمیانے حجم کے بینک) کا حصہ زیادہ ہے۔ اسی طرح کوارٹائل 2 کے بینکوں (چھوٹے بینک) نے بھی قرضوں کے بہاؤ میں خاصا کردار ادا کیا ہے (شکل 1.8)۔

جاری اقتصادی اصلاحات (مالیاتی یکجائی، زری نرمی، زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ وغیرہ)، توانائی کی قلت کے ممکنہ حل (پاک چین اقتصادی

کے قرضوں میں 6.0 فیصد کی معتدل نمو ہوئی ہے۔ ایس ایم ای شعبے کا اکتشاف بڑھانے میں بینکوں کی حوصلہ افزائی کے لیے اسٹیٹ بینک نے 2015ء میں بینکوں/ڈی ایف آئیز پر دوبارہ زور دیا کہ وہ (الف) اپنے ایس ایم ای مالکاری کے اہداف حاصل کریں اور (ب) دسمبر 2016ء تک بعض ذیلی اقدامات پر عملدرآمد مکمل کریں۔<sup>42</sup> توقع ہے کہ مثبت معاشی پیش رفت کے ساتھ یہ پالیسی اقدام ایس ایم ای مالکاری کی نمو اور مجموعی قرضوں میں اس کا حصہ بڑھانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

صارفی مالکاری میں حالیہ اضافے کے ساتھ ایس ایم ای مالکاری کی بحالی ایک مثبت پیش رفت ہے جو مالی شمولیت کے سلسلے میں کی جانے والے اسٹیٹ بینک کی کوششوں سے ہم آہنگ ہے۔ تاہم ابھی تک کارپوریٹ اداروں میں بینکوں کے قرضوں کے ارتکاز کی سطح بلند ہے جس نے بینکوں کی اپنے کاروبار کو متنوع بنانے اور صارفی واپس ایم ای مالکاری کو توسیع دینے کی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے۔

#### گندم کی مالکاری کے بلند ہوتے حجم کا مسئلہ حل کرنا

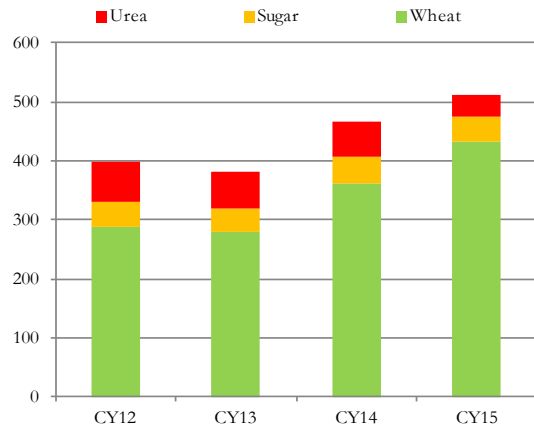
ضروری ہے۔۔۔

2015ء کے دوران گندم کی خریداری کے لیے 71 ارب روپے کی مالکاری اجناس کی مجموعی مالکاری کو بڑھانے کا سبب بنی ہے جبکہ واجب الادا قرضوں میں چینی (2 ارب روپے) اور یوریا (21 ارب روپے) دونوں کے قرضے واپس کیے گئے (شکل 1.7)۔ گندم کی مالکاری میں اضافے کا اہم سبب نومبر 2014ء میں اس کی امدادی قیمت کو 1200 روپے فی چالیس کلوگرام سے بڑھا کر 1300 روپے فی چالیس کلوگرام کرنا ہے۔<sup>43</sup>

گندم کی مالکاری کی نوعیت خود تصفیاتی ہوتی ہے اور 2009ء سے اس کے سرکاری شعبے کا واجب الادا حجم بلند سطح پر رہا ہے۔ غیر ادا شدہ زر اعانت کے باعث ہو سکتا ہے کہ حکومت کو ماضی کی طرح قرضہ جاتی تمسکات کے اجرا کے ذریعے قرضوں کے بڑھتے ہوئے حجم کی مطابقت

#### شکل 1.7: گندم کی مالکاری کے واجب الادا حجم میں اضافہ ہو رہا ہے

Break-up of Public Sector Commodity Financing Stock  
(PKR billion)



Source: FSD, SBP

<sup>44</sup> نومبر 2011ء میں حکومت نے پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز اور ایم ٹی بیز کے اجراء کے ذریعے اجناسی مالکاری پر غیر ادا شدہ زر اعانت کی مطابقت کی تھی

(<http://www.sbp.org.pk/fsr/2011/pdf/2ndhalf/Chap-01.pdf>)

<sup>45</sup> اس تجزیے کے لیے ہر سال تمام بینکوں کو مجموعی اثاثوں میں ان کے حصے کی بنیاد پر کوارٹائلز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 75 ویں پر سنٹائل سے زائد کے بینکوں کی درجہ بندی مجموعی اثاثوں کے لحاظ سے بڑے کے طور پر کی گئی ہے (کوارٹائل 4)۔ 75 ویں پر سنٹائل اور 50 ویں پر سنٹائل کے درمیان کے بینکوں کی درجہ بندی درمیانے (کوارٹائل 3) کے طور پر کی گئی ہے اور وغیرہ وغیرہ۔ اس طریقہ کار میں اس نقطہ پر بینک کے انضمام کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔

<sup>42</sup> ہر بینک کے لیے اسلامی ایس ایم ای مالکاری کے 15 فیصد اہداف بھی مقرر کیے گئے ہیں۔

<sup>43</sup> 2015ء کی دوسری ششماہی کے دوران ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کی جانب سے گندم کی فروخت کے باعث گندم کی مالکاری میں خاصی کمی آگئی تھی۔

راہداری میں پیش رفت) اور کاروباری اعتماد کے مستحکم ہونے سے وسط مدت کے دوران قرضوں کی طلب میں ہونے والے حالیہ اضافے میں مزید تیزی کا امکان ہے۔

امانتوں کی اہم خاصیت مستحکم نمو رہی۔۔۔

یافت میں کمی کے باوجود سرمایہ کاری کی سطح بلند رہی۔۔۔

### جدول 1.3

سرکاری تسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری کا بہاؤ

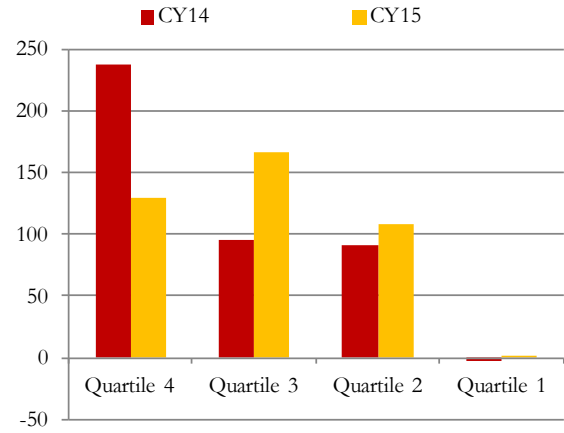
2015ء	2014ء	2013ء	بہاؤ کا دورانیہ
ارب روپے			
809.6	(970.6)	171.7	مارکیٹ ٹریڈری بل
616.1	1,977.2	108.8	پن آئی بی
152.7	0.6	20.9	دیگر
			سرکاری تسکات میں مجموعی
1,425.6	1,006.5	280.5	سرمایہ کاری
1,578.3	1,007.1	301.4	مجموعی سرمایہ کاری
			سرکاری تسکات میں سرمایہ کاری
90%	100%	93%	بلحاظ مجموعی سرمایہ کاری (فیصد)
2015ء	2014ء	2013ء	اختتام پر واجب الادا اسٹاک
ارب روپے			
2,543.0	1,733.5	2,704.1	مارکیٹ ٹریڈری بل
3,329.3	2,713.2	736.1	پن آئی بی
452.9	354.8	306.7	دیگر
			سرکاری تسکات میں مجموعی
6,325.2	4,801.5	3,746.9	سرمایہ کاری
6,932.4	5,354.2	4,347.1	مجموعی سرمایہ کاری

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

### شکل 1.8: چھوٹے درمیانے درجے کے بینکوں کی قدرے زیادہ قرض گاری

Quartile-wise Flow of Advances in CY15

(PKR billion)



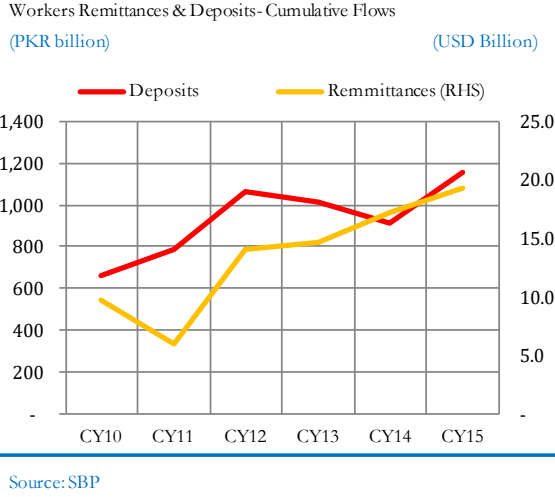
Source: FSD, SBP

2015ء کے دوران تمام عرصیتوں کے حکومتی تسکات کی یافت میں کمی کے باوجود بینکوں نے خطرے سے پاک حکومتی تسکات (1.5 ٹریلین روپے) میں سرمایہ کاری (قرضہ) جاری رکھی ہے (جدول 1.3)۔ اس سے آخر دسمبر 2015ء تک مجموعی اثاثوں میں خالص سرمایہ کاری کا حصہ (جو آخر دسمبر 2014ء میں 44 فیصد تھا) بڑھ کر 49 فیصد ہو گیا۔ ریاستی قرضہ تسکات کو تحویل میں رکھنے، خواہ شرح منافع کم ہی نہ کیوں نہ ہو، کی کئی خصوصیات ہیں جن میں خطرے سے پاک سودی آمدنی، کفایت سرمایہ کے مقاصد کے لیے خطرہ قرض بہ وزن اثاثے اخذ کرنے میں خطرے کا صفر وزن اور فنڈ پر مبنی مضبوط سیالیت شامل ہیں۔ تاہم

<sup>46</sup> عرصیت کی تمک میں حساسیت اور شرح سود میں تبدیلیوں سے براہ راست نسبت ہوتی ہے جسے بلند دورانیہ یا خطرہ شرح سود بھی کہا جاتا ہے۔



### شکل 1.10: امانتوں میں نموار کارکنوں کی ترسیلات بظاہر ہم آہنگ ہیں



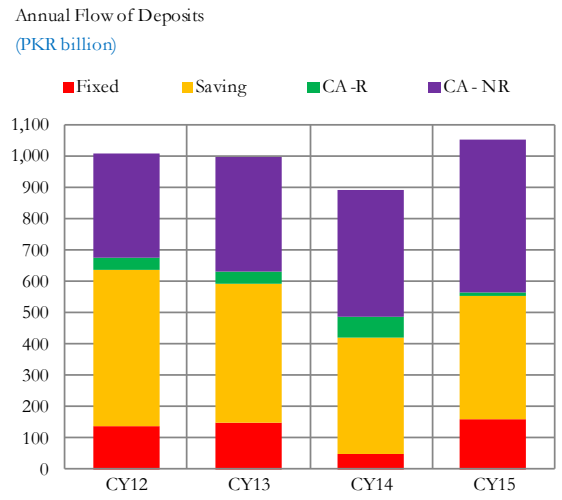
### کارکنوں کی ترسیلات زر اور امانتوں میں بظاہر ایک ساتھ اضافہ ہوتا ہے۔۔۔

گزشتہ چند برسوں میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں متواتر اضافے کے ساتھ ان رقوم کا ملک کے مالی نظام کی سیالیت کا حصہ بننا بھی ممکنہ طور پر امانتوں میں ہونے والی نمو کو جزوی طور پر بڑھانے والا ایک اور عامل ہے۔ رقوم کی سالانہ آمد و رفت کے اعداد و شمار میں امانتوں و کارکنوں کی ترسیلات زر میں مشترکہ اضافے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ امانتوں کی کچھ نمو میں ترسیلات زر کردار ادا کرتی ہیں (شکل 1.10)۔<sup>48</sup> علاوہ ازیں، بلادفتر بینکاری میں بڑے بینکوں کے داخلے سے امانتوں کی نمو (خصوصاً کھاتوں کی تعداد کے لحاظ سے) میں اضافہ ہوا ہے۔ اس سے ان بڑے بینکوں کو مالی نظام کے سب سے پسماندہ ذرائع سے استفادے کا موقع ملا ہے۔

### اسٹیٹ بینک نے امانت گزاروں کا تحفظ کرنے کے لیے بجتوں کی کم از کم شرح منافع میں تبدیلیاں کیں۔۔۔

شعبہ بینکاری کے مثبت پہلوؤں میں سے ایک امانتوں کا متواتر بڑھنا ہے۔ 12.6 فیصد نمو کے ساتھ امانتوں کی اساس بڑھ کر آخر دسمبر 2015ء تک 10.4 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی۔ جاری کھاتے میں رکھی گئی بینکاری شعبے کی مجموعی امانتوں کا تقریباً 72 فیصد جاری کھاتہ و بچت کھاتہ (سی اے ایس اے) کے بنیادی زمرے میں رکھا گیا ہے جو امانتوں کے استحکام کو ظاہر کرتا ہے۔ ڈیٹا کی جزوار تفصیل 2015ء کے دوران امانتوں کے تمام اجزا میں نمو دکھا رہی ہے: غیر نفع بخش جاری امانتیں (17.7

### شکل 1.9: امانتوں کے تمام اجزا میں اچھی نمو



فیصد)، بچت امانتیں (11.4 فیصد) اور معین امانتیں (6.9 فیصد)۔

امانتوں کی نمو میں استحکام کو صارفین کے بینکاری پر بڑھتے ہوئے اعتماد، متبادل ذرائع کی محدود دستیابی اور موجودہ خدمات کے متعلق آگاہی کے فقدان، باسہولت ذریعہ جسے آئی ٹی خدمات کے بہتر استعمال سے مزید تقویت دی گئی ہے، ذرائع ابلاغ میں جارحانہ مہم کے ذریعے امانت گزاروں کو معلومات دینے اور قائل کرنے کے لیے بینکوں کی جامع کوششیں اور قرضوں کی نمو میں حالیہ اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔<sup>47</sup>

[http://www.sbp.org.pk/publications/q\\_reviews/2015/q\\_review\\_Jul-Sep\\_15.pdf](http://www.sbp.org.pk/publications/q_reviews/2015/q_review_Jul-Sep_15.pdf)

<sup>48</sup> پاکستان کارکنوں کی ترسیلات زر کا آٹھواں براہ موصول کنندہ ہے

<http://www.worldbank.org/en/topic/migrationremittancesdiasporaissues/brief/migration-remittances-data>

<sup>47</sup> تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ بینکاری شعبے کی امانتیں قرضوں میں گردش تبدیلیوں کے ساتھ بھی ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ برائے مہربانی دیکھیے بینکاری شعبے کی کارکردگی کے سرمایہ جائزے کا باکس الف، جولائی تا ستمبر

2015ء۔



اسٹیٹ بینک اپنے بعض پالیسی اقدامات سے لات گزراؤں کے مفادات کا تحفظ کرنے کی کوششیں کرتا رہا ہے۔ لات گزراؤں کو ان کی بینکوں میں رکھی گئی رقم پر مناسب منافع یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک 2008ء سے بچتوں کی کم از کم شرح منافع میں اضافہ اور اسے مستحکم کرتا رہا ہے۔

فنانسنگ کے آمیزے کو متوازن بنانے کی کوششیں تھیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ تقریباً 55 فیصد معین امانتیں قلیل مدتی عرصیت (ایک سال یا کم) کی باسکٹ میں شامل ہیں اور کم از کم بچتوں کی شرح منافع سے تھوڑا زیادہ شرح منافع دے رہی ہیں۔<sup>50</sup>

#### بیرونی کرنسی امانتوں میں کمزور نمو ہوئی۔۔۔

کرنسی وار تفصیلات بیرونی کرنسی کی امانتوں میں 8.0 فیصد نمو کو ظاہر کر رہی ہیں جو 2010ء تا 2013ء کے دوران ہونے والی تقریباً 19.4 فیصد کی اوسط نمو سے کم لیکن 2014ء میں ہونے والی 5.6 فیصد نمو سے زیادہ ہے۔ اس کا سبب زیر جائزہ برس کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران مقامی کرنسی میں استحکام ہو سکتا ہے۔ بیرونی کرنسی امانتوں میں ہونے والا بیشتر اضافہ یو آن کی قدر میں کمی کے بعد آخری سہ ماہی میں ہوا جس کا سبب ملکی کرنسی کی قدر میں متوقع کمی تھی (دیکھیے باب 7)۔ تاہم بیرونی کرنسی امانتیں اسٹیٹ بینک کی مجوزہ حدود میں رہیں۔<sup>51</sup>

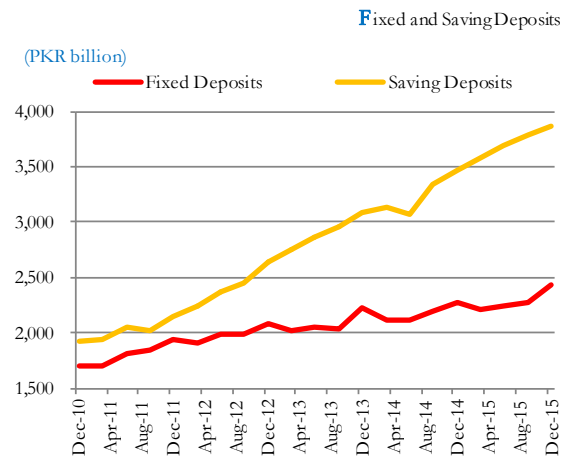
#### قابل تصرف آمدنی میں اضافے کے ساتھ خردہ امانتیں بڑھی ہیں۔۔۔

امانت گزراؤں کے لحاظ سے تقسیم ظاہر کرتی ہے کہ ادارہ جاتی امانت گزراؤں (حکومت، غیر بینک مالی ادارے) اور ذاتی/خردہ امانت گزراؤں دونوں کا حصہ صحت مند ہے۔<sup>52</sup> دوسری جانب، نجی شعبے کی امانتوں میں کمی آئی ہے۔ خردہ امانتوں میں نمو کو جزوی طور پر تیل کی مسلسل پست قیمتوں کے باعث مجموعی بلند آمدنی<sup>53</sup> سے تقویت ملی ہے جس نے معیشت کے مختلف عاملین کی قابل تصرف آمدنی کو بڑھا دیا ہے۔

#### قرض گیری بڑھ گئی کیونکہ امانتوں کی نمو، نجی و سرکاری شعبوں کی قرضہ جاتی طلب سے کم ہے۔۔۔

تاریخی لحاظ سے اسٹیٹ بینک نے پہلی مرتبہ مئی 2008ء میں تمام بچت اور میعاد امانتوں پر 5 فیصد سالانہ بچتوں کی کم از کم شرح منافع متعارف کرائی تھی۔ بعد ازاں مئی 2012ء میں اسے بڑھا کر 6 فیصد سالانہ کرتے ہوئے بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ مارچ 2014ء میں ماہانہ اوسط پر بچتوں کی کم از کم شرح منافع اخذ کریں، اور ستمبر 2014ء میں

#### شکل 1.11: بچتوں پر کم از کم منافع کی شرح کے ساتھ بچت امانتیں بڑھ گئیں



Source: Statistical Bulletin March 2016. S&D WHD, SBP

بچتوں کی کم از کم شرح منافع کو شرح سود کو ریڈر کی زیریں حد سے اس طرح منسلک کر دیا گیا کہ کم از کم بچتوں کی شرح منافع کو ریڈر کی حد سے 50 بی پی ایس کم رہتی ہے۔<sup>49</sup>

بچتوں کی کم از کم شرح منافع متعارف کرانے کے بعد مجموعی امانتوں میں بچت امانتوں کا حصہ 31 دسمبر 2008ء کے 32.7 فیصد سے بڑھ کر 31 دسمبر 2015ء میں 37.2 فیصد تک پہنچ گیا (شکل 1.11)۔

دوسری جانب 2014ء میں سست رفتاری کے بعد 2015ء کے دوران معین امانتوں میں دوبارہ اضافہ ہوا جس کا سبب بینکوں کی جانب سے اپنی

<sup>49</sup> اسٹیٹ بینک نے جون 2014ء میں بچتوں پر کم از کم شرح منافع (MSR) سے میعاد امانتوں کو خارج کر دیا تھا۔

<sup>50</sup> ماخذ: شہریاتی خبرنامہ، اپریل 2016ء، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

<sup>51</sup> صفر تا پانچ کے محتاطیہ ضوابط کے مطابق ایف ای 25 اسکیم کے تحت جمع کی جانے والی امانتوں، درآمدی و برآمدی دستاویزات پر مالکاری جیسی تجارت سے متعلق سرگرمیوں کی مالکاری کے لیے استعمال ہونے والی امانتوں کو منہا کرنے کے بعد، کو کسی بھی صورت میں بینک کی مقامی کرنسی کی امانتوں کے بیس فیصد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔

<sup>52</sup> 2015ء میں مجموعی امانتوں کے بہاؤ میں ذاتی امانتوں کا حصہ 57 فیصد تھا (واجب الادا امانتوں میں 50 فیصد) جبکہ ادارہ جاتی امانتوں نے 31 فیصد کا اضافہ کیا (واجب الادا امانتوں میں 14 فیصد حصہ)۔

<sup>53</sup> جون 2015ء میں پاکستان کی کئی کس آمدنی 1,513 ڈالر تک پہنچ گئی جو کہ جون 2014ء کے 1,384 ڈالر سے 9.5 فیصد زیادہ ہے۔

## ایکویٹی میں بتدریج اضافہ ہوا۔۔۔

بینکوں کے لیے دھچکوں کے خلاف استقامت کے اہم ترین پہانوں میں سے ایک ایکویٹی کی اساس ہے جس میں 2015ء کے دوران 9.6 فیصد اضافہ ہوا۔ ایکویٹی کی اساس میں ہونے والی توسیع کی وجوہات میں بحیثیت مجموعی نفع یابی کی بلند سطح، پاس رکھی ہوئی آمدنی اور اسٹیٹ بینک کی کم از کم کفایت سرمایہ کی پالیسی شامل ہیں، جس نے سرمائے کی قلت کا

جدول 1.4

2015ء میں مالی قرض گیری کی تفصیلات

2015ء	2014ء	2013ء	
ارب روپے			
678.4	229.2	(406.1)	محفوظ
			i) ذیلی کمپنی وغیرہ اور ڈائریکٹرز سے قرض گیری
681.3	182.1	(491.5)	ii) اسٹیٹ بینک سے قرض گیری:
9.4	7.8	6.3	برآمدی نوامکاری
661.9	174.3	(497.8)	دیگر (اسٹیٹ بینک سے ریپو قرض گیری)
(1.5)	41.9	87.3	iii) ریپو قرض گیری (ماسوا اسٹیٹ بینک)
1.4)	5.3	(1.9)	دیگر iv)
86.3	48.4	94.3	غیر محفوظ
6.5	26.9	58.8	i) طلبیدہ قرض گیری
(1.8)	(2.1)	6.0	ii) نو سٹر واکاؤنس سے نکالی گئی زائد رقم
81.6	23.6	29.4	iii) دیگر
764.7	277.6	(311.8)	مجموعی قرض گیری

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

شکار چند بینکوں کو مجبور کیا کہ وہ اضافی ایکویٹی برقرار رکھیں۔ مزید برآں، دستیاب برائے فروخت کے زمرے میں رکھے گئے پی آئی بیز پر مارک ٹو مارکیٹ مطابقت کے باعث ہونے والی باز قدر پیمائی کے فاضل سے بھی بینکاری شعبے کی ایکویٹی کو تقویت حاصل ہوئی۔

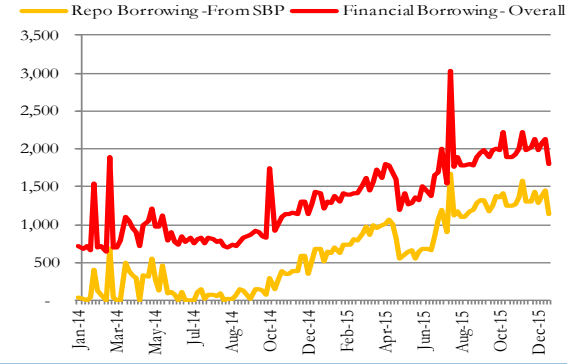
## ماحصل۔۔۔

بحیثیت مجموعی لمانوں و قرضوں کے بہاؤ سے ظاہر ہوتا ہے کہ چھوٹے و درمیانے درجے کے بینکوں نے 2015ء کے دوران مالی وساطت کا کردار قدرے بہتر انداز میں انجام دیا جبکہ بڑے بینکوں نے سرمایہ کاریوں پر زیادہ توجہ مرکوز کی ہے۔ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کے علاوہ اپنے اثاثوں کے جزدان کو

## شکل 1.12 : مجموعی مالی قرض گیری میں اسٹیٹ بینک کی ریپو قرض گیری کی بلادستی

Weekly Flows of Financial Borrowing

(PKR trillion)



Source: FSD, SBP

تاہم، مجموعی امانتوں میں ہونے والی نمو نجی و سرکاری دونوں شعبوں کی مالکاری کی مجموعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ناکافی رہی ہے۔ نتیجتاً، زیر جائزہ برس کے دوران مالی قرض گیری سے بینکاری شعبے کی فنڈنگ کی ضروریات کو تقویت حاصل ہوئی ہے (جدول 1.4)۔

واجب الادا قرضوں کے ہفتہ وار اعداد و شمار<sup>54</sup> سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسٹیٹ بینک سے بینکوں کی ریپو قرض گیری کو مجموعی قرض گیری میں بالادستی حاصل رہی (شکل 1.12)۔ خصوصاً، اسٹیٹ بینک کی جانب سے شبینہ بازار زر ریپو ریٹ کے لیے ایس بی پی ٹارگٹ ریٹ<sup>55</sup> متعارف کرانے کے بعد سے ایسی قرض گیری میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ بازار زر کی شرحوں کو ایس بی پی ٹارگٹ ریٹ سے قریب رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بازار میں خاصی مقدار میں سیالیت کا ادخال کیا جس سے دہرے خدشات دور کرنے میں مدد ملی۔ ایک جانب اس سے شبینہ نرخوں میں تغیر پذیری کو قابو میں رکھنے میں مدد ملی جبکہ دوسری جانب بازار میں سیالیت کے خدشات کو دور کیا گیا تا کہ وہ موثر انداز میں فرائض انجام دے سکے (دیکھیے باب 7)۔

<sup>54</sup> چونکہ مالی قرض گیری عبوری نوعیت کی ہوتی ہے، اس لیے ہفتہ وار یا یومیہ اعداد و شمار جیسے قلیل مدتی اعداد و شمار بہتر تصویر پیش کرتے ہیں۔

<sup>55</sup> مئی 2015ء میں اسٹیٹ بینک نے شبینہ بازار زر ریپو ریٹ کے لیے 'پالیسی ریٹ' کے طور پر نئے ٹارگٹ ریٹ متعارف کرائے ہیں تاکہ اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کے اشاروں کی واضح طور پر ترسیل کو ممکن بنایا جاسکے

(<http://www.sbp.org.pk/dmmd/2015/C9.htm>)۔

متنوع بنائیں تاکہ مستقبل میں مالیاتی ضروریات میں کمی ان کی مالی صحت کے ساتھ  
ساتھ پورے نظام کے مالی استحکام پر مضر اثرات مرتب نہ کر سکے۔ مثبت معاشی  
منظر نامے اور عالمی سطح پر تدریج معاشی بحالی کی توقعات یہ امید رکھنے کی ٹھوس بنیاد  
فراہم کرتے ہیں کہ مستقبل میں قرضوں کا استعمال بڑھ سکتا ہے۔